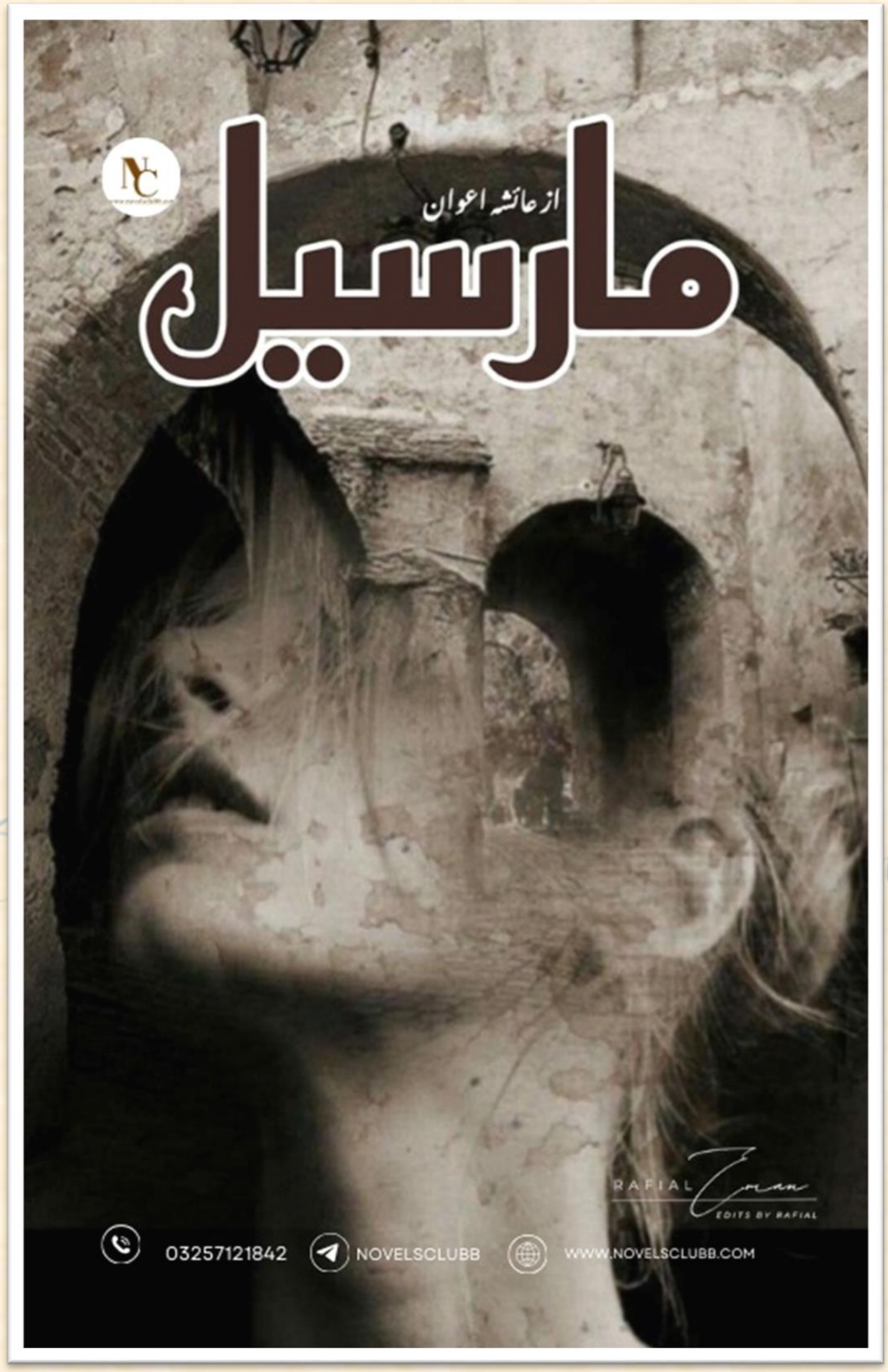
از عائشہ اعوان
مارسیل
RAFIAL
EDITS BY RAFIAL
03257121842
NOVELSCLUBB
WWW.NOVELSCLUBB.COM

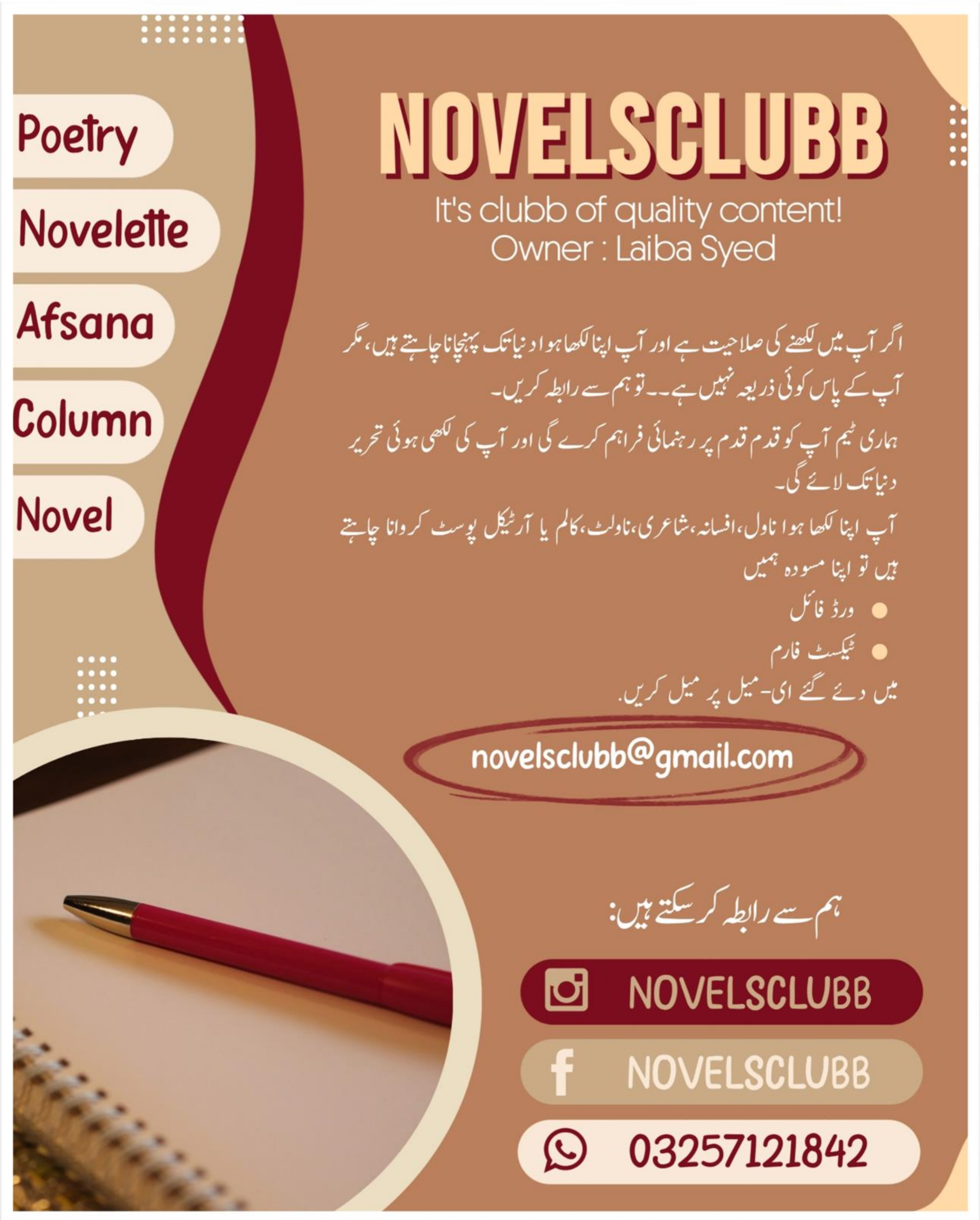
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

مارسیل

از قلم

عائشہ اعوان

Clubb of Quality Content

ناول "مارسیل" کے تمام جملہ حق لکھاری "عائشہ اعوان" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

پیش منظر

میرا نام عائشہ اعوان ہے، میں نے اپنے لکھنے کا سفر 2024 میں ناول جانِ حسن سے شروع کیا۔مارسیل میری دوسری بے حد خاص تحریر ہے۔روح میں اتر جانے والی، میں نے "مارسیل" کو اپنی تحریر کے طور پر آپ تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔یہ ناول فرانس کے شہر مارسیل پر بنایا گیا ہے، جہاں ظلم وزیادتی، گناہ، اور جبر عام تھا۔اس ناول کا مقصد صرف ایک داستان سنانا نہیں ہے بلکہ اس کے ذریعے انسان کے اندر کے جذبات، اس کی نفسیات اور اس کے ایمان کا ایک گہرا تجزیہ پیش کرنا ہے۔"مارسیل" کی کہانی دُرِفا قریشی اور حیان سکندر کے گرد گھومتی ہے۔حیان سکندر جو اپنی زندگی میں انتقام اور نفرت کے بادلوں میں گھرا ہوا تھا، اپنی غلطیوں کا احساس کرتے ہوئے اپنے رب کی طرف واپس لوٹنے کی جدوجہد کرتا ہے۔دوسری طرف نائمہ سکندر کی ثابت قدمی، صبر اور ایمان کی پختگی ایک مثال بن کر سامنے آتی ہے۔اس ناول میں آپ کو زندگی کے حقیقتوں کے ساتھ ساتھ صبر، انتقام، اور خدا پر بھروسہ کرنے کے درس ملیں گے۔میں امید کرتی ہوں کہ یہ کہانی آپ کو نہ صرف تفریح فراہم کرے گی بلکہ آپ کے دل میں ایک نیا جذبہ اور سوچ پیدا کرے گی۔

آخر میں اس ہستی کا ذکر کروں گی جو میرے دل کے بے حد قریب ہے۔ وہ انسان جس نے میری لکھائی کو مزید بہتر بنانے میں میرا بھرپور ساتھ دیا۔ اس سفر میں میری مدد کرنے والی ""میمونہ مسکان"" کا میں دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں، جنھوں نے نہ صرف میری رہنمائی کی بلکہ میری محنت کی قدر بھی کی۔ میرے الفاظوں کو سراہا اور مجھے مزید اچھا لکھنے اور آپ سب تک اپنی تحریر کو پہنچانے میں ہمت دلائی۔۔

میری گزارش ہے ان تمام ریڈرز سے جو میرے اس ناول کو پڑھیں گے۔ اگر آپ کو یہ ناول یا اس میں دیے گئے سبق میں سے کوئی ایک حصہ بھی پسند آتا ہے تو اسے دوسروں کے ساتھ شئیر ضرور کیجیے گا۔ ساتھ ہی اپنے قیمتی الفاظوں سے میری حوصلہ افزائی کیجیے گا تاکہ میں مزید اچھا لکھ کر آپ سب تک پہنچاتی رہوں۔

شکریہ۔۔۔!!

☆ عائشہ اعوان۔

ناول

مارسیل

قسط نمبر ا

از قلم: عائشہ اعوان

Don’t copy and paste without writer permission 😡

کمرے میں نیم تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔زمین پر پڑے دو وجود، خون میں لت پت، ظلم و بربریت کی آخری حدوں کو چھو رہے تھے۔کسی کی کراہیں، کسی کی سسکیاں،اور کسی کے درندہ صفت قہقہے ماحول کو سفاکیت کی ایک نئ شکل دے رہے تھے۔

چھوڑ دو! خدا کے لیے ان کی جان بخش دو! وہ بے قصور ہیں"

نساء کی تڑپتی ہوئی آواز دیواروں سے ٹکرا کر پلٹ آئی مگر ان سنگ دلوں کے دل موم ہونے والے نہ تھے۔ وہ گھسٹتی ہوئی آگے بڑھی، زخمی ہاتھوں سے اپنے شوہر کی طرف بڑھنے کی ناکام کوشش کی، مگر کسی نے بے دردی سے اس کے بال مٹھی میں جکڑ کر پیچھے کھینچ لیا۔

"آآہہ۔۔۔ چھوڑ دو! خدا کے لیے چھوڑ دو"

نساء کی بے بسی رگوں میں لہو جما دینے والی تھی۔ وہ ہاتھ جوڑنے لگی، زمین پر گر کر گڑ گڑانے لگی، اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو سخت فرش کو بھی نرم کر رہے تھے۔ "جو کہو گے، میں کروں گی! بس انہیں چھوڑ دو، خدا کے لیے انہیں چھوڑ دو"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زمین پر پڑے نیم مردہ وجود نے بمشکل سانس لیتے ہوئے پلکیں اٹھائیں۔ نظریں دھندلا چکی تھیں، مگر سامنے بیٹھی اپنی شریکِ حیات کے چہرے پر پھیلی وحشت اور بے بسی کو دیکھ کر، ایک کمزور سی مسکراہٹ لانے کی ناکام کوشش کی۔ ہونٹ کانپے، جیسے کچھ کہنا چاہتا ہو، مگر زخموں کی شدت نے لفظوں کا دم گھونٹ دیا۔ بمشکل ہونٹ ہلے، اور پھر دم توڑ گئے۔۔

"بہت دیر کر دی تم نے آنے میں، میری جان۔۔۔بہت دیر۔۔۔"

پھر وہی درندہ صفت قہقہہ!

"اب تو تمہارا پورا خاندان بے موت مرے گا،اور اس سب کی ذمہ دار ہو گی تم، میری پیاری محبوبہ، نساء! ہاہاہاہا۔۔۔!"

نساء کی آنکھیں وحشت سے پھیل گئیں۔دل کی دھڑکن جیسے تھمنے لگی۔خون آلود ہاتھ کانپنے لگے۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ بول پاتی۔۔

ٹھاہ!

ٹھاہ!

ٹھاہ!

گولیوں کی آوازوں نے وقت کو منجمد کر دیا۔ایک چیخ بلند ہوئی۔۔پھر خاموشی چھا گئی،ایسی خاموشی جس میں موت کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔

سیڑھیوں پر ایک ننھا سا وجود کھڑا تھا۔کانپتے قدم،لرزتا وجود،خوف سے بڑی ہو چکی آنکھیں۔سانس جیسے سینے میں ہی کہیں قید ہو گئی ہو۔چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کی گرفت ایک دوسرے پر سخت ہو گئی۔لرزتے ہونٹوں سے بمشکل ایک ٹوٹی ہوئی سرگوشی نکلی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"مم۔۔۔مما۔۔۔بب۔۔۔بابا۔۔۔"

سیڑھیوں کے قریب کھڑی وہ چھوٹی سی بچی،کانپتی سانسوں کے ساتھ اپنی لرزتی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔اس کے ننھے سے دل پر خوف نے پنجے گاڑ رکھے تھے۔سامنے اس کے ماں باپ بے دردی سے قتل کیے جا چکے تھے،ان کی بے جان لاشیں فرش پر پڑی

تھیں۔اندھیرے میں ڈوبا وہ وسیع و عریض گھر، جس کی دیواریں چند لمحے پہلے تک خوشیوں کی گواہ تھیں،اب ماتم کدہ بن چکا تھا۔ہر سمت وحشت ناچ رہی تھی،خون کی بُو ہوا میں بسی تھی،اور زمین سرخ ہو چکی تھی۔سانس اس کے حلق میں اٹک رہی تھی۔ جسم جیسے پتھر کا ہو گیا تھا، مگر دل دیوانہ وار دھڑک رہا تھا،جیسے کسی پل اس کے سینے سے باہر نکل آئے گا۔ آنکھوں کے کنارے نم ہو چکے تھے، مگر آواز حلق میں کہیں گم تھی۔اچانک پیچھے سے کسی نے اس کے ہونٹوں پر سختی سے ہاتھ رکھ دیا۔وہ لرزا ٹھی،خوف کی شدت سے اس کا کمزور سا وجود کانپنے لگا، ننھے لبوں پر چیخ ابھرنے ہی والی تھی کہ اس کی نظر اپنے بھائی پر پڑی۔

"بب۔۔بھیا۔۔!!" آنکھوں میں تھوڑی سی روشنی لہرائی، مگر خوف کے سائے ابھی بھی قائم تھے۔

"ششش۔۔!! چلو یہاں سے۔" وہ تیزی سے اس کا ننھا سا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے لگا۔

''نن۔۔نہیں۔م۔۔مما۔۔بب۔بابا۔۔''

فاحا نے بے یقینی سے سر نفی میں ہلایا۔اس کی کانچ جیسی خوبصورت سرمئی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔اس کے چھوٹے سے ذہن میں یہ بات نہیں آرہی تھی کہ اس کے ماں باپ ہمیشہ کے لیے اسے چھوڑ چکے ہیں۔

''فاحا چلو یہاں سے۔۔''

رحمان نے جلدی سے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا اور پیچھے مڑا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نیچے وہ درندہ صفت شخص غضبناک آواز میں دھاڑ رہا تھا،اس کے چہرے پر سفاکی تھی، آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔

''اس پورے گھر کا چپہ چپہ چھان مارو۔ڈھونڈ نکالو اس کے بچوں کو اور ختم کر دو۔ان سب کی قبریں اسی گھر میں بنیں گی!''

وحشت کا ایک نیا در کھل چکا تھا۔اس کے چمچے حکم پاتے ہی اطاعت میں سر ہلاتے فوراً ادھر ادھر پھیل گئے۔

رحمان فاحا کو سینے سے لگائے دروازے کے قریب کھڑا تھا، جیسے ہوا کا کوئی تیز جھونکا بھی آئے تو وہ اپنی بہن کے لیے خود کو دیوار بنا لے۔اس کی آنکھوں میں سرخی تھی، دکھ تھا، بے بسی تھی، مگر وہ خود کو مضبوط رکھنے کی آخری کوشش کر رہا تھا۔اس کا دل جیسے سینے میں ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا تھا۔وہ اپنے ماں باپ کو کھو چکا تھا۔ان کے سائے ہمیشہ کے لیے مٹ چکے تھے۔ مگر وہ اپنی چھوٹی بہن، اپنے جگر کے ٹکڑے، اپنے ماں باپ کی آخری نشانی کو نہیں کھو سکتا تھا۔

"بب۔۔بھیا۔۔"

فاحا نے آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھا، اس کی معصوم آواز میں لرزش تھی، درد تھا۔ رحمان نے گہری سانس لے کر اس کے نازک کندھے تھامے، اس کے سرخ چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرا اور محبت سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"فاحا! بھیا کا پیارا بیٹا۔ میری بات غور سے سنو۔ ہمیں یہاں سے فوراً بھاگنا ہوگا، اس کھڑکی سے۔۔ ہم وہاں سے نکلیں گے ابھی! ہمیں ہر صورت اپنی جان بچانی ہوگی۔۔"

ننھی فاحا نے سسکی لی، اس کے لب کپکپا رہے تھے۔ "پ۔۔پر۔ مما۔۔ب۔ بابا۔۔ کوڈشو ڈشو۔۔"

معصوم لبوں سے نکلا ہر لفظ جیسے کسی نے خنجر کی طرح رحمان کے سینے میں اتار دیا ہو۔

"فاحا۔۔ کیا تم چاہتی ہو کہ وہ لوگ فاحا اور بھیا کو بھی ڈشوڈشو کر دیں؟"

فاحا نے تیزی سے سر نفی میں ہلایا، آنسو اور زیادہ بہنے لگے۔

"تو پھر بھیا کی بات غور سے سنو۔۔ ہم اس کھڑکی سے نیچے کود یں گے۔اور اس دوران اگر بھیا کو کچھ ہو جائے تو فاحا کیا کرے گی؟"

فاحا کی چھوٹی انگلیاں رحمان کی شرٹ کو مٹھی میں جکڑ چکی تھیں۔آنسو مزید تیزی سے بہنے لگے۔

"بھیا کو بچائے گی۔۔!"اس نے لرزتی آواز میں جواب دیا۔

رحمان نے اپنی تکلیف کو نگلتے ہوئے سر نفی میں ہلایا۔

"نہیں۔۔بھیا کو نہیں بچائے گی۔۔فاحا خود کو بچائے گی اور وہاں سے بھاگ جائے گی۔۔اوکے؟"

فاحا نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا،اس کے چھوٹے سے دل میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنے بھائی کو یوں چھوڑ کر جا سکے۔

رحمان نے اس کے بکھرے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کیا،اس کے آنسوؤں کو نرمی سے صاف کیا اور پھر اسے سختی سے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔اس کی چھوٹی سی سانسیں،اس کے تیزی سے دھڑکتے دل کی آواز، سب کچھ محسوس کر سکتا تھا۔

''سب ٹھیک ہو جائے گا، میرا بچہ۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔بس ڈرو نہیں۔۔۔''

مگر وہ خود جانتا تھا کہ کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو گا۔اس سولہ سالہ لڑکے کا دل کر رہا تھا کہ پھوٹ پھوٹ کر روئے، آسمان سے فریاد کرے، مگر نہیں، وہ کمزور نہیں پڑ سکتا تھا،اسے اپنی بہن کو بچانا تھا۔

''چلو فاحا۔۔''

رحمان نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھامااور کھڑکی کے قریب آیا۔ یہ ایک بڑی گلاس کی کھڑکی تھی جو دوسری منزل پر تھی، نیچے زمین سخت تھی۔اس نے ایک نظر باہر ڈالی، گہری سانس لی اور پھر فاحا کو سینے سے لگاتے ہوئے چھلانگ لگادی۔

دھڑام!

وہ دونوں سیدھا اپنے گھر کے مین گیٹ کے باہر پتھر کی سخت زمین پر آگرے۔ رحمان کی کہنی اور گھٹنے چھل چکے تھے، خون رسنے لگا تھا، مگر اس کے بازوؤں میں قید ننھی پری ایک زخم کے بغیر محفوظ تھی۔

"آجاؤ۔۔!"

رحمان نے اسے اٹھایا اور تیزی سے بھاگنے لگا، مگر صرف چار قدم چلا تھا کہ ۔۔۔

ٹھاہ۔۔ ٹھاہ۔۔ ٹھاہ۔۔ ٹھاہ۔۔!!!

رحمان ابھی چار قدم بھی نہ بڑھا تھا کہ چار گولیاں اس کی پشت میں پیوست ہو چکی تھیں۔ ہر گولی جیسے ایک نئی اذیت بن کر اس کے جسم میں پیوست ہو گئی تھی۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں، ایک پل کے لیے قدم ڈگمگائے، مگر اس نے ایک جھٹکے سے فاحا کو خود سے پرے اچھال دیا۔

دھڑم!

رحمان کا جسم زمین پر گرا، مگر اس کی نظریں صرف فاحا پر تھیں، جو آنکھیں پھاڑے، سانس روکے، ایک مجسمے کی مانند اسے دیکھ رہی تھی۔

"بب۔۔ بھیا۔۔"

اس کے ننھے قدم کانپتے ہوئے آگے بڑھنے لگے، رحمان کے لبوں پر خون کی ایک لکیر ابھری، سانس ٹوٹنے لگی، مگر اس نے اپنی آخری ہمت جمع کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ف۔۔۔ فاحا۔۔۔ ج۔۔ جاؤ۔۔۔ بب۔۔۔ بھاگ جاؤ۔۔۔ یہاں سے۔۔۔"

مگر فاحا سن نہیں رہی تھی، وہ صرف اپنی بھیگی آنکھوں سے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی، جو خون میں نہایا زمین پر پڑا تھا۔ "بھیا۔۔۔" وہ مزید قریب آنے لگی، آنکھوں میں دنیا کا سب سے معصوم درد لیے، جب رحمان پوری قوت سے چیخا۔۔

"بھاگ جاؤ فاحا!! چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔ورنہ یہ تمہیں بھی ماردیں گے! چلی جاؤ!! اور واپس کبھی مت آنا!!!"

فاحا کا دل دہل گیا، وہ لرزتے قدموں سے پیچھے ہٹنے لگی۔

"جاؤ۔۔ میں کہتا ہوں جاؤ فاحا!"

وہ درندے قریب آرہے تھے، رحمان نے آخری سانسوں میں اپنی بہن کو بچانے کی آخری کوشش کی۔

فاحا ہچکی بھرتے سختی سے آنکھیں مینچتی پلٹ کر اندھا دھند بھاگی تھی۔۔رحمان نم آنکھوں سے خون میں لت پت لیٹا اپنی آخری سانس جانے تک اپنی چھوٹی بہن کو دور جاتا دیکھتا رہا

۔۔جبکے دل میں بس ایک ہی دعا تھی۔۔اس کی بہن کی زندگی اور حفاظت۔۔اور پھر اس کی دنیا ہمیشہ کے لیے تاریک ہو گئی۔ہر منظر دھندلا ہو گیا ہر تکلیف دم توڑ گئی۔۔۔۔

لمحوں کا کھیل تھا وہ خوبصورت ہستا بستا گھر آج خون میں لدا قبرستان بن چکا تھا۔۔ان تینوں کو وہی اسی گھر میں دفنایا گیا تھا۔۔فاحا کے بھاگنے پر سوائے دو آدمیوں کے اور کسی کو ان کے پیچھے نہیں بھیجا گیا تھا۔۔یہ سوچ کر وہ چھ سالہ بچی گل سڑ کر خود ہی مر جائے گی۔۔

مگر فاحا مری نہیں تھی۔۔وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی، تیزی سے،بے تحاشہ۔۔۔اس کے ننھے پیر پتھریلی زمین سے ٹکرا کر لہولہان ہو چکے تھے۔ کتنی ہی بار وہ گری، کتنی ہی بار گھٹنوں کے بل رگڑ کھائی، مگر ہر بار خود کو سنبھالا، اور پھر سے بھاگنے لگی۔ہوا اس کے بالوں میں الجھ رہی تھی۔رات کی تاریکی اس کے وجود پر سایہ کیے جا رہی تھی۔وہ تھک چکی تھی،اس کے سانسوں میں درد تھا،اس کے مومی ہاتھ چھل چکے تھے، مگر وہ رکی نہیں۔کیونکہ وہ جانتی تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگر وہ رک گئی، تو ماری جائے گی۔

بھاگتے بھاگتے اس کے ننھے قدم لرزنے لگے تھے۔ تھکن کی شدت سے وہ کئی بار ٹھوکر کھا کر گری، مگر ہر بار اپنے ننھے ہاتھوں کے بل اٹھ کھڑی ہوئی۔ زمین کی سختی نے اس کی نازک مومی ہتھیلیوں کو چھلنی کر دیا تھا۔ سانسیں بے ربط تھیں، جیسے سینے میں کوئی کانٹے دار گرفت ہو۔ دماغ میں بس ایک ہی منظر ٹھہر گیا تھا۔۔اپنے گھر والوں کی موت کا بھیانک منظر۔ خون سے لت پت چہرے، درد سے بھری چیخیں، اور وہ بے بسی جو ہر چیز کو راکھ کر گئی تھی۔ وہ منظر کسی ظالم فلم کی طرح بار بار اس کی آنکھوں میں چل رہا تھا، وہ آنکھیں، جن میں اب دھندا اترنے لگی تھی۔

وہ حسین لڑکا اپنی جان بچانے کے لیے تیزی سے بھاگ رہا تھا جب اچانک سامنے سے آتے اس ننھے وجود سے ٹکرا گیا۔ ایک زبردست تصادم تھا! ننھی فاحا پوری شدت سے زمین پر

گری۔اس کے ہلکے سے وجود کے گرنے کی آواز بھی جیسے درد میں لپٹی ہوئی تھی۔وہ ہچکیوں میں روتے ہوئے اپنی بھیگی، دھندلائی آنکھوں سے اس اجنبی کی طرف دیکھنے لگی۔خوف اس کی کانچ جیسی آنکھوں میں ٹھہرے پانی کی طرح لرز رہا تھا۔

''شیٹ۔۔۔''وہ کپڑے جھاڑتے ہوئے بڑبڑایا، بھویں سکڑ چکی تھیں، صبیح پیشانی پر شکن در آئی تھی۔مگر جیسے ہی اس کی نظر اس ننھی بچی کے چہرے پر پڑی، وہ بے اختیار ٹھہر گیا۔
معصوم سا چہرہ، لباس پر خون کے چھینٹے، اور گردن پر سرخی مائل نشان، جیسے کسی نے اپنا خون سے بھیگا ہاتھ وہاں رکھا ہو۔یہ منظر اس کے لیے اجنبی تھا۔وہ جو ہمیشہ اپنی جان کے سوا کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا تھا، پہلی بار کسی کو دیکھ کر الجھ گیا تھا۔

''بچی۔۔۔تم۔۔۔ٹھیک ہو؟''وہ اٹک اٹک کر بولا۔ایسے الفاظ اس کی زبان پر شاید پہلی بار آئے تھے۔اس کا ارادہ بس اتنا پوچھ کر نکل جانے کا تھا، مگر اگلے ہی لمحے وہ حیران رہ گیا۔ننھی فاحا

Clubb of Quality Content

اٹھ کھڑی ہوتی اپنے نازک بازو پھیلا کر اس کی ٹانگوں سے لپٹ گئی اور بے اختیار شدت سے رونے لگی۔ وہ اتنا بے بس، اتنا ٹوٹا ہوا رونا تھا کہ لمحے بھر کے لیے سب کچھ تھم گیا۔

لڑکے نے بے چینی سے اِدھر اُدھر دیکھا، جیسے کوئی راہِ فرار ڈھونڈ رہا ہو۔ مگر یہ بچی۔۔ یہ ننھی جان تو کسی آخری سہارے کی طرح اس سے چمٹ چکی تھی۔ وہ جھک کر گھٹنوں کے بل بیٹھا اور آہستہ سے اسے خود سے الگ کرنے کی کوشش کی۔ مگر فاحا نے اس کے ہاتھ جھٹک دیے اور تڑپ کر اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا لیا۔ وہ حسین لڑکا چند لمحے خاموش کھڑا رہا، پھر ایک گہری سانس خارج کر کے آہستہ آہستہ اس کے بال سہلانے لگا۔

وہ لڑکی روتے روتے اس کی شرٹ بھگو چکی تھی۔ نمی کے ساتھ اس کی سسکیاں بھی اس کے سینے میں اتر رہی تھیں۔ وہ جو ہمیشہ بے رحم تھا، جس کے لیے جذبات کی کوئی قیمت نہیں تھی، آج ایک ننھی جان کے آنسوؤں کے بوجھ تلے الجھنے لگا تھا۔ اس نے سنجیدگی سے فاحا کے ننھے کندھوں کو تھاما اور اسے تھوڑا پیچھے کیا، تاکہ وہ اس کی صورت دیکھ سکے۔

"ہوا کیا ہے بچی؟ تم رو کیوں رہی ہو؟"

ننھی فاحا نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔ وہ ہچکیوں کے درمیان اپنے ننھے ہاتھ کی پشت سے آنکھیں رگڑتے ہوئے بولی،

"م۔۔ ماما۔۔ ب۔۔ بابا اور۔ بب۔۔ بھیا کو ڈشو ڈشو کیا۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ڈشو ڈشو۔۔؟ وہ لڑکا ٹھٹکا۔"

چند لمحے سوچ میں پڑ گیا۔ پھر جیسے ہی اس کی نظر فاحا کے کپڑوں پر لگے خون پر پڑی، حقیقت کسی سرد لہر کی طرح اس کے اندر اتر گئی۔ وہ اپنی زبان میں شوٹ کہنا چاہ رہی تھی۔۔ وہ حسین

لڑکا خاموش کھڑا اسے روتے ہوئے دیکھتا رہا۔ایک لمحے کے لیے سب کچھ ٹھہر سا گیا۔وہ نہ اسے چھوڑ کر جا سکتا تھا، نہ اپنے ساتھ لے جا کر اپنے سفر کو مزید مشکل بنا سکتا تھا۔لیکن اس ننھی جان کو یوں تنہا چھوڑ دینا۔۔؟

اس کے اندر کچھ ہلا تھا، شاید کوئی ایسا احساس جسے وہ کبھی سمجھنا نہیں چاہتا تھا۔

اس نے گہری سانس لی، پھر اپنی توقع کے خلاف نرمی سے بولا،

''اچھا، بس رو نہیں۔اب تم محفوظ ہو۔کیا میرے ساتھ میرے گھر چلو گی؟''

ننھی فاحا نے اسے حیرت سے دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ۔۔وہ بلکل بھیا جیسا لگ رہا تھا۔وہی عمر، وہی انداز۔۔وہ چند لمحے الجھی رہی، پھر اثبات میں سر ہلاتے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔جیسے اب یہی اس کا آخری سہارا ہو۔

اس لڑکے نے اپنے ہاتھ کی گرفت مضبوط کی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ابھی وہ کچھ ہی قدم چلا تھا کہ رک کر سرمئی آنکھوں والی اس ننھی گڑیا کو دیکھا، جو معصومیت سے چہرہ اٹھائے اسے دیکھ رہی تھی۔وہ حسین لڑکا جھک کر اسے اپنی گود میں اٹھاتا سنجیدگی سے چلنے لگا۔اگر اسے اس کے قدموں پر چلنے دیتا تو مشکل ہی آج رات وہ اپنی منزل تک پہنچ پاتا۔

رات کا پہلا پہر ختم ہونے کو تھا جب وہ اپنے ٹھکانے پر پہنچا۔گھر۔۔نہیں، وہ ایک کمرے کی خستہ حال جھونپڑی تھی، جس پر زنگ آلود ٹین کی چھت تھی۔شاید کسی زمانے میں وہ ایک دکان رہی ہو، مگر اب یہ جگہ ایسی تھی کہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہاں کوئی رہتا ہوگا۔

فاحا اس حسین لڑکے کے کندھے پر ہی اپنی پھولی گلابی گال ٹکائے سو چکی تھی۔اس کے معصوم گلابی گال اس کی گردن سے لگے تھے، سانسیں ہموار ہو چکی تھیں۔وہ حسین لڑکا اسے گدے پر نرمی سے لٹا کر پانی کا گلاس بھرتا گھونٹ گھونٹ پینے لگا۔پانی پیتے گردن موڑ کر اس گڑیا کو دیکھا جو اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بنا کر اپنے چہرے کے دائیں بائیں تکیے پر رکھے گہری نیند سو رہی تھی۔۔

اس کی بے پناہ معصومیت پر وہ لڑکا جیسے کچھ پل ساکت کھڑا اسے یوں ہی تکتا رہا۔کچھ پل بعد اسے احساس ہوا تھا وہ لڑکا اسے دیکھنے میں اتنا محو تھا کے اسے سانس لینے کا بھی ہوش نہ رہا۔۔سر جھٹکتے پانی کا گلاس واپس میز پر رکھا اور گھر سے باہر نکل آیا۔

وہ سیڑھیوں پر بیٹھا چاند کو تکنے لگا۔وہی چاند جو ہمیشہ اس کے ساتھ چلتا تھا، آج بھی تھا، مگر آج اس کی روشنی بھی بوجھل لگ رہی تھی۔ہلکے سیاہ بادل اسے دھیرے دھیرے ڈھانپ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رہے تھے، جیسے کسی بھی لمحے اسے پوری طرح اپنی گرفت میں لے لیں گے۔ وہ جانے کتنی دیر یونہی بیٹھا اپنی قسمت کے بارے میں سوچتا رہا، جب اچانک اندر سے رونے کی آواز آئی۔ ننھی، سہمی ہوئی سسکیاں۔۔

لمحے کی تاخیر کیے بغیر وہ اندر لپکا۔

وہ چھوٹی سی سرمئی آنکھوں والی گڑیا اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔ وہ تیزی سے اس کے قریب پہنچا، اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے نرمی سے اس کے ہاتھ ہٹائے۔

"کیا ہوا؟ رو کیوں رہی ہو؟"

اس کا لہجہ غیر محسوس طور پر ہلکا ہو گیا تھا۔

فاحا نے اپنی بھیگی پلکیں اٹھائیں، ہونٹ کانپ رہے تھے، آنسو بہہ کر گدے میں جذب ہو رہے تھے۔

"مم۔۔ماما۔۔ب۔۔بابا۔۔م۔۔مجھے ان کے پاس جانا ہے!"

وہ جملہ جیسے کسی خنجر کی طرح اس کے اندر اترا۔اس نے پلکیں جھپک کر اسے دیکھا۔یہ بچی حقیقت سے انجان تھی، اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ جو لوگ اسے چھوڑ کر جا چکے ہیں، وہ اب کبھی واپس نہیں آئیں گے۔وہ کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتا رہا، پھر جیسے اپنے لہجے کو حتی الامکان نرم بناتے ہوئے بولا،

"اچھا ٹھیک ہے۔۔ تم رونا بند کرو، اور مجھے بتاؤ، تمہارے ماما بابا کہاں ہیں؟"

فاحا نے اس لڑکے کو اپنی کانچ جیسی آنکھوں سے تکتے ہوئے سرخ ہوتے گالوں کو اپنے مومی ہاتھوں سے رگڑا، پھر سسکیوں کے درمیان اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں سب کچھ کہہ دیا۔۔ جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا، جو درد اس کے ننھے دل میں سما گیا تھا۔ وہ حسین لڑکا خاموشی سے سنتا رہا۔ مگر جیسے جیسے فاحا بولتی گئی، اس کی آنکھوں میں خون اترتا گیا۔ چہرہ پتھر کی طرح سخت ہونے لگا، مٹھیاں بھینچتی گئیں۔

ظلم۔۔ بے رحمی۔۔ اس کم سن بچی کے ساتھ اتنی بے دردی۔۔!

فاحا اپنے ننھے مومی ہاتھوں میں اس کم عمر حسین لڑکی کی جیکٹ پکڑتی نم آواز میں بولی۔

"م۔۔ مجھے واپس میرے ماما بابا اور بھیا کے پاس لے چلیں پلیز۔۔"

وہ ایک لمحے کو بھی نہیں چاہتا تھا کہ اس کمزور، لرزتی ہوئی ہستی کو تسلی دے، کیونکہ وہ تسلی دینا جانتا ہی نہیں تھا۔ مگر نہ جانے کیوں، وہ ضبط کے باوجود آہستہ سے بولا،

"تمہارے گھر والے مر چکے ہیں، بچی۔۔"

ننھی فاحا نے حیرانی اور الجھن میں بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"تمہارے ماما بابا تم سے بہت دور جا چکے ہیں۔۔اب تم ان سے کبھی نہیں مل سکو گی۔"

یہ وہ الفاظ تھے جو اس کے دل میں چبھ گئے۔

نوولز کلب
Clubb of Quality Content

"نن۔۔ نہیں! آپ جھوٹ بول رہے ہیں! میں۔۔ میں ان کے پاس جانا چاہتی ہوں!" وہ چیخنے لگی، اس کے ننھے ہاتھوں نے اس حسین لڑکے کی جیکٹ کو سختی سے پکڑ لیا، جیسے وہ اسے جھنجھوڑ کر کہے گی کہ وہ غلط ہے، کہ وہ بس اسے لے جائے، اس کے ماما بابا کے پاس۔

مگر حقیقت بے رحم تھی۔

وہ حسین لڑکا اس کے لرزتے وجود کو دیکھ کر ایک پل کو خاموش رہا، پھر گہری سانس لے کر اس کے آنسوؤں کو انگوٹھے سے نرمی سے صاف کرنے لگا۔

"رونا بند کرو، لٹل گرل۔۔ میں کل جاؤں گا تمہارے بھائی کو ڈھونڈنے۔۔ اگر وہ زندہ ہوا، تو میں اسے تمہارے پاس لے آؤں گا۔"

فاحا کے آنسو لمحے بھر کو رک گئے۔

"کیا۔۔سچ میں آپ میرے بھیا کو ڈھونڈ دیں گے؟"

وہ سوال ایسا تھا جس میں معصوم امید جھلک رہی تھی، جیسے ابھی بھی کہیں نہ کہیں اسے یقین تھا کہ سب ٹھیک ہو سکتا ہے۔

وہ حسین لڑکا چند لمحے اسے دیکھتا رہا، پھر دھیرے سے سر ہلایا۔

"ہاں۔"

فاحا نے اپنی گیلی پلکیں جھپکائیں، ہونٹ ہلے مگر الفاظ نہ نکلے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

''اچھا، مجھے یہ بتاؤ، تمہارا نام کیا ہے؟'' وہ حسین لڑکا اپنے مزاج کے برعکس بہت نرمی سے بات کر رہا تھا۔

یہ سوال سن کر فاحا نے اپنی خوبصورت سرمئی آنکھیں ٹمٹمائیں اور اس لڑکے کے چہرے کو غور سے دیکھا۔ اس حسین لڑکے کے چہرے پر بھی جگہ جگہ زخموں کے نشان تھے۔ ماتھے اور گال پر بھی زخم کا گہرا نشان تھا جس کا خون اب جم چکا تھا۔ وہ بھی تکلیف میں تھا، مگر اس کے چہرے پر عجیب سی سختی تھی، جیسے وہ خود اپنی اذیت کو محسوس ہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

وہ حسین لڑکا، جو اس کی خاموشی کو غلط معنی دے بیٹھا تھا، سوچ میں پڑ گیا۔

''ہمم۔۔ تو تم اپنا نام نہیں جانتی؟ چلو، کوئی بات نہیں، میں ہی تمہارا ایک نام رکھ دیتا ہوں۔''

وہ اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''تمہاری آنکھیں۔۔ بالکل چاند کی طرح روشن، گہری اور خوبصورت ہیں۔ میں تمہارا نام رکھوں گا۔۔ 'سفائر'۔''

فاحا نے اپنی چھوٹی سی ناک چڑھاتے نظریں دوسری جانب پھیریں۔

''کیا ہوا؟ تمہیں پسند نہیں آیا؟''

ننھی فاحا نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

''ہمم۔۔تو پھر چاندنی کیسا رہے گا؟''

فاحا نے پھر سے ناک چڑھائی،اس بار منہ بھی بسور لیا۔

''یہ بھی نہیں؟اچھا،پھررر۔۔؟''

وہ لڑکا تھوڑی کو سہلاتے ہوئے گہری سوچ میں پڑ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

''چندہ؟''

ننھی جان نے ایسی نظروں سے گھورا کہ وہ خود بھی سر کھجاتے ہوئے گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

پھر جیسے کچھ سوچ کر وہ جھکا، اپنے سخت مگر نرم ہاتھوں سے اس کا ننھا سا چہرہ تھاما،

"یہاں آؤ مجھے ذرا غور سے دیکھنے دو۔۔" اب وہ اس کی گہری سرمئی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔ وہ آنکھیں، جو خاموشی سے ایک کہانی سناتی تھیں، جن میں سمندر کی سی گہرائی تھی، جن میں چھپے درد کو محسوس کیا جا سکتا تھا۔ وہ حسین لڑکا جیسے ان میں کھو گیا تھا۔ ایک پل کو سانس لینا بھول گیا، جیسے کوئی جادو تھا جو اسے اپنی گرفت میں لے رہا تھا۔ دل کی دھڑکنیں مدھم شور میں بدلنے لگیں۔ اور بے اختیار، بہت بے ساختہ اس کے لبوں سے نکلا،

"دُر۔۔" وہ خود بھی حیران ہوا۔

"دُر۔۔ آج سے تمہارا نام دُر ہے۔"

وہ مسکرایا، ایک خوبصورت، حقیقی مسکراہٹ۔۔ جس کے ساتھ ہی اس کے دائیں گال پر گہرا ڈمپل ابھرا۔

ننھی فاحا نے حیرانی سے اس کی مسکراہٹ کو دیکھا، پھر جیسے اس ڈمپل میں بھی کوئی معصوم کشش محسوس کرتے وہ خود بھی دھیرے سے مسکرادی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بھیا۔۔"

فاحا کے لبوں پر "بھیا" کا لفظ آتے ہی وہ حسین لڑکا یک دم غصے سے بھڑک اٹھا۔

"خبردار۔۔!! میں تمہارا بھیا نہیں ہوں۔"

اس کی گہری آنکھوں میں نفرت کے ساتھ سختی در آئی، جیسے کسی نے اس کے دل کے کسی بند دروازے کو زبردستی کھٹکھٹادیا ہو۔اسے رشتوں سے نفرت تھی،اور کوئی بھی ناپسندیدہ رشتہ جوڑنا اس کے لیے ناقابل برداشت تھا۔

فاحا کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔اس نے نم آنکھوں سے سامنے بیٹھے اس حسین مگر سنگدل لڑکے کو دیکھا،جو بالکل اس کے بھیا جیسا تھا، مگر شاید اسے فاحا پسند نہیں تھی۔۔

اس کی خوبصورت آنسوؤں سے بھری آنکھوں کو دیکھ اس لڑکے نے گہری سانس لیتے خود کو ریلیکس کیا۔۔

''میرا نام حسنیٰ ہے، تم مجھے حسنیٰ پکار سکتی ہو۔''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"حنیٰ۔۔؟" فاحا نے ہچکچاتے ہوئے دہرایا۔

"ہمم۔۔!!"

فاحا اپنی آنکھیں رگڑتے سوں سوں کرتے حنیٰ کی جانب دیکھی۔۔جب اچانک حنیٰ نے اس کے نازک ہاتھ سختی سے پکڑ کر نیچے کیے۔

"Ahmm... Don't do this!!"

اس کی سخت آواز میں کچھ عجیب سی نرمی در آئی تھی۔

"اچھا یہ بتاؤ، میرے ساتھ کھانا کھاؤ گی؟"

فاحا نے جلدی سے سر ہلایا۔ کیوں کے وہ صبح سے بھوکی تھی۔ اور اب اسے یہ بھوک شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔ حنیٰ اٹھ کر کمرے میں پڑے خستہ حال فریج کی طرف بڑھا،

جبکہ فاحا اپنے ننھے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے بیٹھی، خاموشی سے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔ اسے کمرہ کہنا شاید زیادتی ہوتی، یہ تو کسی مستری کی بکھری ہوئی ورکشاپ زیادہ لگ رہی تھی۔ ہر طرف بے ترتیبی کا راج تھا۔۔ جگہ جگہ لوہے کے پرزے، بوسیدہ لکڑیاں، پرانی مشینیں اور بکھرا ہوا سامان پڑا تھا۔

Clubb of Quality Content

کمرہ لمبائی میں زیادہ تھا، مگر چوڑائی کم، جیسے کسی تنگ گلی میں زبردستی ٹھونس دیا گیا ہو۔ تین دیواروں کے ساتھ بے ترتیب میزیں سجی تھیں، جن پر مختلف اوزار، کچھ برتن اور جانے کیا کیا بکھرا پڑا تھا۔ جبکہ چوتھی دیوار کے ساتھ ایک خستہ حال بستر رکھا تھا، جس کے قریب ہی ایک پرانا، چرمراتا ہوا دروازہ کمرے کے باہر جانے کا واحد راستہ تھا۔ درمیان میں بمشکل اتنی

جگہ تھی کہ کوئی چل پھر سکے۔ایک طرف، کونے میں،ایک باتھ روم تھا جو فاحا کی نظروں کے بالکل سامنے تھا۔اس کا دروازہ ٹوٹا ہوا تھا،بس ہلکا سا اٹکا کر رکھا گیا تھا،اور باہر سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ اندر کی حالت کیا ہو گی۔ہر چیز پر مٹی کی تہہ جمی تھی، جیسے مدتوں سے یہاں صفائی نہ کی گئی ہو۔فاحا کی آنکھوں میں ہلکی سی افسوس کی پرچھائیاں ابھریں۔نجانے حسنیٰ کیسے اس جگہ پر رہتا ہو گا۔۔

حسنیٰ ایک ڈبا ہاتھ میں پکڑ کر اسکی جانب آیا۔۔اسکے ساتھ بیٹھ کر ڈبہ کھولتے اس میں سے پائیو ڈین اور روئی نکال کر فاحا کے ننھے ننھے سفید گھٹنوں پر لگا زخم صاف کرنے لگا۔اس کی انگلیوں کی نرمی میں انجانی سی اپنائیت تھی۔جبکے فاحا کی نظریں بس حسنیٰ کے حسین چہرے پر جمی تھیں۔۔

"اور کہیں چوٹ آئی ہے؟"

فاحا کے نفی میں سر ہلانے پر حنیٰ اٹھنے ہی لگا تھا جب فاحا جلدی سے اس کا ہاتھ اپنے سرخ سفید مومی ہاتھوں میں تھام کر اسے روک گئی۔پائیوڈین روئی پر ڈال کر گھٹنوں کے بل کھڑی ہوتی حنیٰ کے ماتھے پر آئے زخم پر نرمی سے لگانے لگی۔

حنیٰ کی آنکھیں تحیر سے پھیلی تھیں۔۔زندگی میں پہلی بار کوئی اس کے زخموں پر مرہم لگا رہا تھا۔۔

"حنیٰ۔۔۔کیا آپ کو بھی ان لوگوں نے ڈشوڈشو کیا؟"

فاحا کے معصوم الفاظ اور بھیگی آنکھوں نے جیسے اس کی روح کو چھو لیا۔

''نہیں ڈر، میں کہیں گر گیا تھا، اس لیے چوٹ آئی۔''حنیٰ نے فوراً نظریں چرا کر سامان سمیٹا۔ پھر اس نے ایک کپ نوڈلز اس کی طرف بڑھایا۔

''فلحال میرے پاس بس یہی ہے، اچھا لگے تو کھالینا، نہیں تو چپ چاپ سو جانا۔''

''واؤ، نوڈلز!!''فاحا کی خوشی سے چیخ نکل گئی۔

حنیٰ نے حیرت سے اسے دیکھا۔''تمہیں نوڈلز پسند ہیں؟''

''جی! بھیا میرے لیے چھپ چھپ کر نوڈلز بناتے تھے، کیونکہ بابا اور مما منع کرتے تھے نہ۔''

حسنیٰ نے اس کے ہاتھ سے نوڈلز لے کر اضافی پانی نکالا، مصالحہ مکس کیا،اور پھر نرمی سے اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔"خیال سے کھاؤ، گرم ہیں۔"

فاحا نے مسکرا کر سر ہلایا اور مزے سے کھانے لگی۔فاحا کھاتے کھاتے اچانک رک کر حیرت سے حسنیٰ کو دیکھنے لگی۔وہ کپ میں منہ ڈالے نوڈلز یوں کھا رہا تھا جیسے کوئی بھوکا شیر۔اس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ فاحا اپنا کھانا بھول کر اسے تکنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حسنیٰ لمحے کو ٹھہر کر اسے دیکھا پھر اگنور کرتا واپس اسی انداز میں کھانے لگا۔۔"کیا ہے؟اگر تمہیں نہیں کھانا تو بتا دو، میں کھا لیتا ہوں۔"حسنیٰ نے اس کے ہاتھ سے نوڈلز لینے کی کوشش کی۔

"ہہہ۔۔نہیں۔۔"فاحا فوراً اپنے کپ کو پیچھے کر کے خود بھی پیچھے ہٹ گئی۔حسنیٰ کا وار اس نازک جان کی جان پر بن آیا تھا جیسے۔

حسنیٰ نے ایک لمحے کو اسے دیکھا، پھر کندھے اچکا کر دوبارہ اپنی رفتار سے کھانے لگا۔

فاحا کی نظریں اس کے ہاتھ میں پکڑی دو اسٹکس پر پڑی، جن سے وہ مہارت سے نوڈلز کھا رہا تھا۔

"اوہ۔۔!! یہ بیچارے میری وجہ سے اسٹک سے کھا رہے ہیں، شاید ان کے پاس صرف ایک ہی فورک ہو گا۔۔"

فاحا دل میں سوچتی افسردگی سے حسنیٰ کی جانب دیکھی۔

"حسنیٰ۔۔۔!!"

فاحا کی میٹھی، کھنکتی آواز پر حسنیٰ نے بھرے ہوئے منہ کے ساتھ اسے دیکھا۔

"یہ لیں، آپ اس سے کھالیں۔۔" وہ اپنی چھوٹی انگلیوں میں کانٹا تھامے، معصومیت سے اس کی طرف بڑھا رہی تھی۔

حسنیٰ نے بھرے ہوئے منہ کے ساتھ نفی میں سر ہلایا، مگر فاحا زبردستی اس کے ہاتھ میں کانٹا تھما کر اس کے ہاتھ سے سٹک لیتی اپنے بچے ہوئے نوڈلز کھانے لگی۔ مگر سٹک سے کھانے میں وہ ایسی اناڑی تھی کہ ہر بار نوڈلز اس کے ہاتھ سے گر جاتے۔ اور وہ اپنا پورا دھیان لگا کر انہیں پھر سے اٹھانے لگتی۔ حسنیٰ کچھ لمحے ہاتھ میں پکڑے کانٹے کو دیکھتا رہا۔ پھر جیسے تیسے کر کے نوڈلز کھانے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر وہ ہمیشہ چاپ سٹکس استعمال کرتا تھا، فورک سے نوڈلز اٹھانا اسے اذیت لگ رہا تھا۔ ناکام کوششوں کے بعد جب نوڈلز قابو نہ آئے تو اس نے جھنجھلا کر فورک زمین پر دے مارا۔

فاحا سہم کر حسنیٰ کی طرف دیکھنے لگی۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ حیرت سے منہ کھولے رہ گئی، جب حسنیٰ نے کپ نوڈلز اٹھایا اور گھونٹ گھونٹ بھر کر انہیں پینے لگا۔

''یہ جنگلی ہے یا جگاڑو؟'' خیر جو بھی تھا وہ لڑکا تھا بہت مزیدار۔ وہ دل میں ہنسی، پھر اسی کے انداز میں اپنے کپ نوڈلز کو دونوں ننھے ہاتھوں میں تھام کر گھٹ گھٹ کر پینے لگی۔ اس کے کپ میں زیادہ کچھ نہیں بچا تھا، بس تھوڑا سا سوپ اور چند ٹوٹے ہوئے نوڈلز۔ اگر لمبے نوڈلز ہوتے تو شاید اس کے حلق میں ہی پھنس جاتے۔

جیسے ہی نوڈلز ختم ہوئے، اس نے کپ ہٹایا اور ایک گہری سانس لی۔ اس کے معصوم چہرے پر دنیا فتح کر لینے والی مسکراہٹ تھی۔

حسنیٰ نے خالی کپس ایک دوسرے کے اوپر رکھے اور بے تاثر لہجے میں بولا، ''کچھ گزارا ہوا؟''

فاحا نے کچھ کہنے کے بجائے بس اٹھ کر کھڑے ہو کر اپنے پیٹ پر دونوں ننھے ہاتھ رکھے اور فخر سے حسنیٰ کو دکھایا۔ جیسے ثابت کر رہی ہو کہ اس نے پورا پیٹ بھر لیا ہے۔

اس کا ننھا سا گول مٹول پیٹ ہلکا سا باہر نکلا ہوا تھا۔ حسنیٰ بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تمہارا بستر لگا رہا ہوں، اب آرام سے سو جاؤ۔" وہ گدے کو جھاڑتے ہوئے سنجیدگی سے بولا اور خود اس کے برابر زمین پر، بازو سر کے نیچے رکھ کر لیٹ گیا۔ اندھیرا گھپ تھا۔ چند لمحے ہی گزرے تھے کہ حسنیٰ کو اپنے سینے پر کسی کے وجود کی نرمی محسوس ہوئی۔ اس وجود کو خود سے پرے دھکیلتے حسنیٰ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھا۔ فاحا حیرت سے آنکھیں ٹمٹما کر اسے دیکھی۔

"یہ کیا کر رہی ہو دُر؟" وہ خفگی سے بولا۔

"مجھے سونا ہے۔۔!!" فاحا نے نیند سے بوجھل لہجے میں کہا۔

"بستر دیا ہوا ہے نا تمہیں سونے کے لیے؟" حسنیٰ کا لہجہ سخت تھا۔

"پر مجھے بستر پر اکیلے نیند نہیں آتی۔۔ بھیا بھی مجھے ایسے ہی سلاتے تھے۔۔"

اس کی خوبصورت آنکھوں میں ایک پل میں آنسو آ گئے۔ جھکی نظریں، بھرائی ہوئی آواز۔۔

حسنیٰ نے گہری سانس لی اور اپنا ماتھا مسلا۔ نہ جانے یہ مصیبت کہاں سے اس کے گلے پڑ گئی تھی۔ فاحا کے آنسو، اس کی جھولی میں رکھے ننھے ہاتھوں پر گرنے لگے۔ حسنیٰ کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو۔ وہ بے اختیار اٹھا، اس کے قریب ہوا اور اس کا نرم و ملائم وجود سینے سے لگا لیا۔

"ششش۔۔۔ڈر۔۔۔یوں چھوٹی چھوٹی باتوں پر نہیں روتے۔۔مجھے بے وجہ رونے والے لوگ بہت زہر لگتے ہیں۔میں سلار ہا ہوں تمہیں اپنے ساتھ، مگر اب تم کبھی نہیں روؤ گی، اوکے؟"

وہ نرمی سے بولا اور اپنے ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ بھرتے ہوئے انگوٹھے سے اس کے آنسو صاف کیے۔

فاحا کسی ڈرے سہمے بچے کی طرح حنیٰ کے سینے میں خود کو چھپا رہی تھی۔وہ کوئی کثرتی جسامت والا نہیں تھا،ایک عام ٹین ایجر تھا۔مگر اس کی موجودگی میں،فاحا کو کسی مضبوط دیوار کا سا احساس ہو رہا تھا۔حنیٰ نے گدے پر لیٹتے ہوئے اسے اپنے بازو پر ٹکایا اور سکون سے آنکھیں موند لیں۔ایک نیا احساس،اس کے اندر جنم لے رہا تھا۔

ایئرپورٹ کی چمکتی روشنیوں کے بیچ اشتیاق احمد مسلسل اپنی گھڑی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ تیس منٹ گزر چکے تھے، مگر پرواز سے نکلنے والوں میں ان کی بھانجی کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔ دل میں ہلکی سی بے چینی اترنے لگی تھی، جب اچانک۔۔۔

"ماموجان۔۔۔!!"

ایک کھنکتی، مدھم مگر بے حد مانوس آواز نے ان کے قدموں کو جکڑ لیا۔ وہ پلٹے تو ایک نازک، معصوم سی لڑکی کو اپنی جانب بھاگتے پایا، جیسے وہ کسی اندھیرے سے روشنی کی پناہ میں آ رہی ہو۔ لمحہ بھر میں وہ ان کے سینے سے جا لگی، جیسے سالوں کی تھکن، دکھ، اور خوف سب ایک ہی جگہ سمٹ آئے ہوں۔

اشتیاق احمد نے بے اختیار اپنی بھانجی کو مضبوطی سے تھام لیا، جیسے برسوں کی جدائی کا بوجھ پل میں ختم ہو گیا ہو۔

”آہہ۔۔۔ میرا پیارا بچہ۔۔۔! ماموکب سے کھڑے ہیں اپنی بیٹی کے لیے۔“ انہوں نے اس کے سر پر پیار کیا، اور ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولے۔

انتہائی معصوم سی شکل بنا کر ندامت سے لب کاٹے، ”سوری ماموجان۔۔ فلائٹ سے نکلنے میں دیر ہو گئی۔“

اشتیاق احمد ہنس دیے، ”کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔ چلو، اب گھر چلتے ہیں، تمہاری مامی کب سے انتظار میں ہیں۔“

انہوں نے مسکرا کر اس کا بیگ اٹھایا اور شفقت سے اسے بازو کے حصار میں لیتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی اشتیاق احمد نے محبت سے پوچھا، ''تھک گئی ہو گی میری بیٹی؟''

''بہت زیادہ۔۔۔'' فاحا نے بچوں کی طرح منہ بنایا، جس پر اشتیاق احمد نے قہقہہ لگا دیا۔

''ہاہاہا۔۔۔ گھر چل کر اب خوب آرام کرنا۔۔۔''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ گھر کا خیال ہی فاحا کے اندر خوف کا طوفان اٹھا چکا تھا۔ بچپن کی تلخ یادیں کسی آسیب کی طرح اس کے گرد منڈلانے لگیں۔ جیسے ہی گاڑی قریشی ہاؤس کی طرف بڑھنے لگی، وہ ماضی کی زنجیروں میں جکڑی جانے لگی۔ وہی گھر، وہی در و دیوار، وہی چہرے۔۔۔ جنہوں نے کبھی اس کے وجود پر بے حسی کی مہر ثبت کی تھی۔ فاحا نے بے چینی سے سر جھٹکا، جیسے یادوں کو زبردستی ذہن سے نکالنے کی کوشش کر رہی ہو۔ اس کا ننھا سا دل

زور زور سے دھڑکنے لگا۔اس نے اپنا رخ کھڑکی کی جانب موڑا۔ باہر پھیلا، ینیسی (Annecy) کا پُر سکون منظر اس کی روح کو ایک لمحے کے لیے ٹھہراؤ دینے لگا۔ ہوا میں ایک عجب سی ٹھنڈک تھی، جیسے یہ شہر صرف حسین ہی نہیں، مہربان بھی ہو۔ درختوں کے جھکے ہوئے سائے، جھیل کے سکون میں بہتے پانی کی مدھم سرگوشیاں، خاموش گلیاں۔۔سب کچھ اس کی الجھی ہوئی سانسوں کو تھپکی دینے لگا۔ ٹھنڈی ہوا نے چہرے پر نرم لمس چھوڑا، جیسے کسی نے اس کی بے قرار روح پر مرہم رکھ دیا ہو۔ فاحا نے آہستہ سے آنکھیں بند کر لیں۔ کچھ لمحوں کے لیے، وہ سب بھول جانا چاہتی تھی۔ وہ چیختی ہوئی یادیں، وہ تیز آوازیں، وہ اجنبی ہاتھ جو اس کے وجود پر حاکم ہونے کی کوشش کرتے رہے تھے، وہ سب کچھ۔ وہ بے اختیار کھڑکی کے قریب ہوئی۔ یخ بستہ ہوا اس کے نازک چہرے سے ٹکرائی، جیسے محبت بھری تسلی دے رہی ہو کہ اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے اس ہوا کو محسوس کیا۔ پل بھر کے لیے ہی سہی، مگر یہ لمحہ اس کے زخموں پر مرہم سا محسوس ہوا۔

لبوں پر دھیرے سے مسکراہٹ بکھری۔ شاید کچھ لمحے کے لیے وہ ماضی کی زنجیروں کو توڑ کر حال میں جی سکتی تھی۔ پھر جیسے ہی گاڑی قریشی ہاؤس کے قریب پہنچی، دل کی دھڑکن پھر سے تیز ہونے لگی۔ مسکراہٹ دھندلا گئی۔ وہی دروازہ، وہی دہلیز، وہی بے حس چہرے۔۔اور وہی پرانی اذیتوں کا سایہ۔

قریشی ہاؤس پہنچتے ہی اشتیاق احمد گاڑی سے اترتے فاحا کا سامان ڈگی سے نکالنے لگے۔۔ فاحا کھڑکی سے ہی ایک نظر قریشی ہاؤس کو دیکھتی تھوک نگل کر گاڑی سے باہر نکلی۔۔ نظریں اب تک اسی گھر پر ٹکی تھیں۔

Clubb of Quality Content

"ماموجان، مجھے نہیں جانا۔۔۔"

"بیٹا، میں بہت جلد اپنی پیاری بیٹی کو واپس لے آؤں گا۔۔۔ تم پریشان نہ ہو۔"

"ماموجان مجھے اکیلے نہیں جانا۔ پلیز مجھے اپنے ساتھ رکھ لیں۔۔ میں مامی کو تنگ نہیں کروں گی۔۔ زیان کے ساتھ بھی نہیں کھیلوں گی۔۔۔"

"یہ لڑکی اب مجھے اس گھر میں نظر نہیں آنی چاہیے!"

"تم چپ نہیں رہ سکتی میں خود بات کر رہا ہوں نہ۔۔؟؟"

"دیکھو بیٹا۔۔ میری پیاری بیٹی پاکستان پڑھائی کے لیے جائے گی۔۔ اچھے سے پڑھ کر واپس آنا۔۔"

"نہیں ماموجان۔۔ پلیز مجھے مت بھیجیں۔۔۔ آ۔۔ آپ مجھے مم۔۔ میرے حنیٰ کے پاس لے چلیں۔۔ وو۔۔ وہ۔۔ وہ مجھے رکھ لیں گے ماموجان۔۔"

"توبہ توبہ! اتنی سی عمر میں نجانے کس کس کے ساتھ منہ کالا کر آئی ہے! اور آپ اس منحوس کو میرے گھر لے آئے! میں کہتی ہوں نکال باہر کریں اسے۔۔"

وہ ننھی مومی گڑیا اپنے ماموں کی ٹانگیں پکڑے اپنی بے حس مامی کا چہرہ تک رہی تھی جبکہ خوبصورت آنکھیں برسنے کا کام جاری رکھے ہوئے تھیں۔۔"

بری یادوں نے ایک کے بعد ایک فاحا کے دماغ کو بری طرح ہٹ کیا تھا۔ایک ساتھ کئی سخت آوازیں اسکے کانوں میں باز گزشت کرنے لگیں۔فاحا گھبرا کر فورن اپنا رخ موڑتی کانپتے ہاتھوں سے گاڑی کا دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔۔ماتھے پر شبنم کے بے شمار قطرے در آئے تھے۔مگر عین اسی وقت اشتیاق احمد نے نرمی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔"فاحا بیٹی، چلو بچے۔"

ان کا پیار بھرا لمس کسی تھپکی کی طرح تھا۔ مگر دل کی وحشت ابھی بھی کم نہ ہوئی تھی۔

"آپی۔۔۔!!"

نورا تیزی سے بھاگتی ہوئی آئی اور فاحا کے گلے سے لپٹ گئی۔

اشتیاق احمد خاصہ مسرت بھرے لہجے میں بولے، "فضیلت، پلوشہ! آؤ بھئی دیکھو، ہماری شہزادی لوٹ آئی ہے!"

اگلے ہی پل فضیلت بیگم اور پلوشہ کمروں سے نکلتیں ان کی جانب آئیں۔

فاحا جو نورا کو سینے سے لگائے پیار کر رہی تھی، ان دونوں کو اپنی طرف آتے دیکھ کر ہلکا سا کانپ گئی۔

''السلام علیکم، مامی۔۔۔'' وہ دھیرے سے آگے بڑھی، مگر فضیلت بیگم نے گلے لگانے کے بجائے صرف سرسری انداز میں سر پر ہاتھ رکھا۔

''وعلیکم السلام۔۔۔'' ان کا لہجہ بے حس تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پلوشہ نے تو اور بھی زیادہ اجنبیت دکھائی، ''وعلیکم السلام،'' کہتے ہوئے بے زاری سے آنکھیں گھمالیں۔

"جاؤ بیٹی۔۔آرام کرلو۔اتنے لمبے سفر سے آئی ہو۔۔" ان دونوں ماں بیٹی کا اکھڑ مزاج دیکھ اشتیاق احمد فاحا کے سر پر پیار کرتے مسکرا کر بولے۔۔

"جی،ماموجان۔۔۔"

"نورا،بیٹا،آپی کو ان کا کمرہ دکھادو۔"

"اوکے بابا!" نورا نے خوشی سے فاحا کا ہاتھ پکڑا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی۔

قریشی ہاؤس نہ زیادہ بڑا تھا اور نہ ہی بہت چھوٹا۔۔تین منزلوں پر مشتمل ایک شاندار اور پرکشش عمارت،جو اپنی مضبوط بناوٹ اور قدیم طرزِ تعمیر کی وجہ سے نہایت شاندار لگتی

تھی۔ گھر کے ارد گرد مہکتے ہوئے گلابوں کی کیاریاں اور ہلکی روشنی بکھیرتے فانوس اس جگہ کو مزید دلکش بنا رہے تھے۔

نورافا حا کا ہاتھ تھامے اسے تیسری منزل پر لے آئی، جہاں لکڑی کے نفیس دروازے اور مخملی قالین بچھے تھے۔ وہ ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چہک کر بولی،

"آپی، یہ رہا آپ کا کمرہ!"

فاحا نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے دروازے کو دیکھا، دل میں ایک انجانی سی خوشی اور تحفظ کا احساس ابھرا، لیکن جیسے ہی وہ آگے بڑھی، پیچھے سے آتی کرخت آواز پر اس کے قدم تھم گئے۔

"یہ کمرہ تمہارے لیے نہیں ہے!"

فضیلت بیگم کے سخت اور زہر میں بجھے ہوئے الفاظ فاحا کے وجود میں کسی برچھی کی مانند پیوست ہو گئے۔ وہ حیرت اور دکھ کے عالم میں مڑ کر انہیں دیکھنے لگی۔

"سیدھے سے لیفٹ میں جاؤ! وہاں تمہارا کمرہ ہے!"

نورا نے فوراً احتجاج کیا، "پر ماما! بابا نے یہی کمرہ آپی کے لیے دیا تھا!"

فضیلت بیگم تلملا کر آگے بڑھیں، ان کی نظروں میں غرور اور تلخی کی آمیزش تھی،

''آخر جانتا کیا ہے تمہارا باپ؟ یہاں میری بیٹی بیٹھ کر پڑھائی کرتی ہے۔ یتیم خانہ نہیں کھولا جو کسی کو بھی اٹھا کر رکھ لیں!''

فاحا نے دل ہی دل میں اپنے ضبط کو مضبوطی سے تھاما اور سر جھکائے خاموشی اختیار کی۔

''اب کھڑی کیا میرا منہ دیکھتی رہو گی؟ چلو پیچھے آؤ میرے!''فضیلت بیگم کے لہجے میں نہ کوئی نرمی تھی، نہ کوئی شفقت۔

''ج۔۔۔جی!''فاحا نے خود کو سنبھالا اور بیگ کو مضبوطی سے تھامے ان کے پیچھے چلنے لگی۔

''یہ رہا تمہارا کمرہ! اور خبردار جو مجھے غیر ضروری طور پر اس گھر میں دندناتی نظر آئیں!''

نورا نے فوراً مداخلت کی، ''ماما، پر یہ تو اسٹور روم ہے!''

''تم نیچے جا کر پڑھائی کرواپنی! ہر چیز میں زبان چلانے لگی ہو!''

فضیلت بیگم کی گھورتی نظریں فاحا کے معصوم چہرے پر جمی تھیں، جن میں ایک حقارت بھرا طنز تھا، جیسے وہ اسے کسی کمتر مخلوق کی طرح دیکھ رہی ہوں۔ فاحا نے چند پل کے لیے ان کی آنکھوں میں دیکھا، دل میں ایک ہوک سی اٹھی۔ کتنے سال بیت چکے تھے، لیکن اس عورت کے لہجے میں نہ کبھی نرمی آئی، نہ کوئی محبت۔

لیکن فاحا نے کچھ کہنے کے بجائے محض ایک دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر اثبات میں ہلا دیا اور دروازہ دھیرے سے کھولا۔ بیگ دروازے پر ہی چھوڑے وہ آگے بڑھی۔ اندر قدم رکھتے ہی ایک بوسیدہ سی بو نے اس کا استقبال کیا۔ ہر چیز پر گرد جمی تھی، پرانے فرنیچر کے ساتھ ساتھ پرانی کتابوں کے ڈھیر در و دیوار میں سہمے کھڑے تھے۔ اس نے گہری سانس لی،

Clubb of Quality Content!

خود کو مضبوط کیا، بالوں کو لوز جڑے میں قید کرتے اپنے دوپٹے کو مضبوطی سے کمر پر باندھا، اور صفائی میں لگ گئی۔ پرانی کتابیں اٹھا کر جھاڑی ہی تھیں جب اس پر سے اٹھتی دھول ناک منہ میں جاتے ہی اسے زوردار کھانسی کا پھندا لگا۔۔

"کھاں کھاں!" وہ بری طرح کھانسنے لگی، جلدی سے اپنا دوپٹہ کھول کر ناک اور منہ پر باندھا، اور دوبارہ کام میں لگ گئی۔

گیارہ گھنٹے کا طویل سفر طے کرنے کے بعد وہ لڑکی اب ایک گرد آلود اسٹور روم کو اپنے ہاتھوں سے سنوار رہی تھی۔

.________________________.

یونیورسٹی سے آتے ہی زیان بھاگتے ہوئے گھر میں داخل ہوتا پاگلوں کی طرح فاحا کو پکارنے لگا۔۔

"فاحا۔۔فاحا!!فاحا کہاں ہو تم؟!!"

اچانک باہر سے آتی دیوانی آواز پر فاحا نے فوراً سر اٹھایا۔اپنا نام پکارا جانے پر فاحا اوپر سے نیچے آتی یہاں وہاں نظریں دوڑانے لگی۔۔اس کے انداز میں ہچکچاہٹ اور ڈر تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"فاحا۔۔"زیان کچن سے نکلتا ہوا بے قراری سے فاحا کو پکار رہا تھا۔جیسے ہی اس نے سیڑھیوں کے قریب کھڑی فاحا کو دیکھا،وہ بے ساختہ دیوانوں کی طرح بھاگتا ہوا اس کی طرف بڑھا،اور اگلے ہی لمحے۔۔۔

فاحا نے خود کو ہوا میں بلند پایا!

"اچانک جھٹکے سے اٹھائے جانے پر مارے خوف کے اس کے لبوں سے ایک چیخ نکل گئی!"

"ز۔۔۔زیان!"

زیان کندھے پر یونیورسٹی کا بیگ لٹکائے خوشی سے ہنستے ہوئے فاحا کو گول گول گھما رہا تھا۔۔ جیسے وہ ایک نایاب خوشی کو اپنے بازوؤں میں قید کر چکا ہو۔

فاحا کی پلکیں لرزنے لگیں۔اس کا دل تیز دھڑکنے لگا،سانس بے ترتیب ہوئی،

"ز۔۔ذی۔۔یان۔۔۔"

زیان کے کندھوں پر ہاتھ رکھے فاحا کچھ بولی ہی تھی جب زیان نے فورن فاحا کی پھولی سرخ سفید گال پر شدّت سے اپنے لب رکھے۔۔۔

فاحا کی سانسیں ساکت ہو گئیں!

وہ اسے نیچے اتارتے ہوئے محویت سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا، جیسے مدتوں کی تشنگی آج ختم ہو رہی ہو۔

"کتنے عرصے سے انتظار کر رہا تھا میں تمہارا۔۔۔ کیوں کی اتنی دیر آنے میں؟"

زیان نے فاحا کے سرخ ہوتے گال پر اپنا ہاتھ رکھا، اپنے انگوٹھے سے نرمی سے اس کی ملائم جلد کو چھوا، اور گہری نظروں سے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

"ز۔۔۔زیان۔۔۔"

اس کے لبوں سے اپنا نام سن کر زیان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔اس نے اگلے ہی لمحے فاحا کو اپنی بانہوں میں قید کر لیا، جیسے وہ کہیں کھو نہ جائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تھینک یو۔۔۔تھینک یو سووو مچ واپس آنے کے لیے۔۔۔"اس کے لہجے میں بے قراری کی گونج تھی۔

فاحا کی پلکیں لرزیں، وہ خاموشی سے زیان کی بانہوں میں قید تھی، اور وہ۔۔۔اس کی نازک کمر کو مضبوطی سے تھامے، اس کا لمس محسوس کر رہا تھا۔فاحا کے بغیر اتنا عرصہ اس نے کیسے جیا تھا یہ بس وہی جانتا تھا۔۔

"بہت مس کیا میں نے تمہیں۔۔۔"

زیان نے اس کے سنہری بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے مدھم لہجے میں سرگوشی کی۔

فاحا نے چونک کر اسے دیکھا۔

ریڈ ٹی شرٹ اور بلیک پینٹ پر بلیک لیدر جیکٹ کی سادگی میں بھی ایک عجیب سا رعب تھا۔ گلے میں چمکتا ہوا سلور لائن (lion) پینڈنٹ، جیسے اس کی شخصیت کی گرج کو اور نمایاں کر

رہاہو۔ ہلکی بھوری داڑھی اور اسی رنگ کی تراشیدہ مونچھیں، جو اس کے تیکھے نقوش کے ساتھ اور بچ رہی تھیں۔ سفید رنگت پر بھوری آنکھوں کی گہرائی، جن پر گھنی پلکوں کا سایہ تھا، وہ آنکھیں جو محض ایک ہی سمت دیکھ رہی تھیں، بس ایک ہی وجود پر ٹھہر گئی تھیں۔

کتنا بدل گیا تھا زیان۔۔!

بچپن کا وہ مشروٹ کمار، جو نا سمجھی میں بات بات پر شرطیں لگا کر ہار جایا کرتا تھا، اب ایک وجیہہ مرد میں ڈھل چکا تھا۔ وقت نے جیسے اسے تراش کر ایک مکمل تصویر بنا دیا تھا، اور اس تصویر میں اس لمحے صرف ایک ہی عکس جھلک رہا تھا۔۔ وہی جسے وہ خاموش نظروں سے تک رہا تھا، محبت بھری، گہری نظروں سے۔

''تم نے مجھے مس نہیں کیا؟'' فاحا کے سامنے چٹکی بجا کر اسے اپنی طرف متوجہ کرتے شوخی سے بولا۔

اس کے اچانک پوچھے جانے والے سوال پر وہ سٹپٹا کر نظریں چرانے لگی۔۔ سمجھ نہ آیا آخر کیا جواب دے۔ ”ہا۔۔ ہمم۔۔ک۔۔ کیا تھا۔۔ تھوڑا سا۔۔۔۔“

”اچھاااا۔۔۔پر میں نے تو تمہیں بہت مس کیا۔۔۔“ آنکھوں میں شرارت لیے چہرہ اس کے قریب کیا۔

”ک۔۔۔کیوں؟“

”یوں۔۔۔“

زیان نے فاحا کی چھوٹی سی ناک کھینچی اور تیزی سے بھاگا۔

"زیان!!!" فاحا کھلکھلا کر اس کے پیچھے دوڑ ہی بھاگی تھی۔۔

جاری ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842